## سوال

ہ کی شرعی حیثیت (24)

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میاں چنوں سے محمد انور دریافت کرتے ہیں کہ گروی شدہ زمین سے فائدہ لینے کی شرعی حیثیت کیا ہے کیا اسے سود قرار دیا جاسکتا ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ینے کے بعد اس کی واپسی کو یقینی بنانے کے لئے مقروض کی کوئی چیز اپنے پاس رکھنا گروی کہلاتا ہے اس سے فائدہ لینے کے متعلق علماء حضرات کی مختلف آراء ہیں۔ جن کی تفصیل حسب زیل ہے :

1۔ مطلق طور پر گروی چیز سے فائدہ لیا جاسکتا ہے۔ اور یہ جائز اور مباح ہے۔

2۔ گروی چیز کی بنیاد قرض ہے اور جس نفع کی بنیاد قرض ہو وہ سود ہوتا ہے۔ لہذا اگر گروی چیز سے فائدہ لینا سود کی ایک قسم ہے اور یہ ناجائز اور حرام ہے۔

3۔ گروی چیز کی حفاظت ونگہداشت پر محنت واخراجات برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ لہذا بقدر محنت واخراجات فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے اس سے زائد فائدہ اٹھانا جائز نہیں۔

:4

ا نور اگر گروی ہے تو اس پر اٹھنے والے اخراجات کی وجہ سے سواری کی جاسکتی ہے اور اگر دودھ دینے والا جانور ہے تو اخراجات کی وجہ سے اس کا دودھ پیا جاسکتا ہے اور جو سواری کرتا ہے یا دودھ پیتا ہے اس کے زمہ اس جانور کے اخراجات ہیں۔'' (صحیح بخاری کتاب الرھن)

بھی اپنے استعمال کی حد تک ہے۔ اگر گروی شدہ چیز ایسی ہے کہ اس کی حفاظت پر اخراجات وغیرہ نہیں اٹھانا پڑتے ہیں۔ مثلاً زیورات یا قیمتی دستاویزات وغیرہ تو ایسی چیز سے فائدہ لینا درست نہیں ہے۔ کیوں کہ ایسا کرنا گویا اپنے قرض سے فائدہ اٹھانا ہے۔ جس سے سود کا واضح شائبہ ہے اگر گروی شدہ چیز زمین

1۔ جس کے پاس زمین گروی رکھی ہے۔ وہ اسے خود کاشت کرے۔ اور اس کی پیداوار خود ہی استعمال کرتا رہے اصل مالک کو بالکل نظر انداز کر دے۔

2۔ اگر وقت مقررہ پر قرض وصول نہ ہو تو گروی شدہ زمین بحق قرض ضبط کر لی جائے۔ یہ دونوں صورتیں صریح ظلم اور زیادتی کا باعث ہیں۔ لہذا ان سے اجتناب کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب


فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1صفحہ:258